فیصل آباد: قادیانیوں اور مسلمانوں میں تنازع، حقائق کیا ہیں؟

غلام نبی مدنی، مدینہ منورہ

عیدالاضحیٰ کے دوسرے روز فیصل آباد میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان تنازعے کو میڈیا پر خوب اچھالا گیا۔ پاکستانی میڈیا سمیت انٹرنیشنل میڈیا اور سوشل میڈیا پر قادیانیوں پر حملے کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے کہ عام مسلمان بھی یہ سوچنے لگا کہ واقعی قادیانیوں پر ظلم ہوا ہے۔ جب کہ معاملے کی اصل تصویر وہ نہیں تھی جو میڈیا پر دکھائی گئی۔ چنانچہ راقم نے معاملے کی اصل صورت حال معلوم کرنے کے لیے فیصل آباد میں 22 سال سے صحافت سے وابستہ برادرم ذکراللہ حسنی سے رابطہ کیا تو انہوں نے معاملے کی حقیقت کچھ یوں بتائی کہ یہ معاملہ 23 اگست 2018 شام 4 بجے فیصل آباد سے 34 کلومیٹر دور واقع گھسیٹ پورہ نامی گاؤں میں ہوا۔ قادیانیوں کی جانب سے کہا گیا کہ مسلمانوں نے ان کی عبادت گاہ اور قادیانیوں پر حملہ کیا۔ جس سے ان کی عبادت گاہ کو نقصان پہنچا اور قادیانی بھی زخمی ہوئے۔ دوسری جانب وہاں بسنے والے مسلمانوں کی طرف سے معاملہ کا اصل رخ سامنے آیا کہ قادیانیوں نے مسلمان شہری محمد مدثر کے گھر پر عصر کے وقت معمولی بات کی وجہ سے حملہ کیا۔ جس کے بعد انہوں نے پولیس کو رپورٹ بھی کی اور پولیس نے جائے وقوعہ کا دورہ بھی کیا۔ لیکن مغرب کے بعد جب مسلمان نماز مغرب کے لیے مسجد جا رہے تھے تو قادیانی عبادت گاہ سے مسلمانوں پر پتھر پھینکے گئے اور عبادت گاہ سے متصل قادیانی گھروں سے مسلمانوں پر فائرنگ بھی کی گئی جس کے نتیجے میں 17 مسلمان زخمی ہو گئے، ایک زخمی مسلمان نوجوان کے والد اپنے بیٹے پر فائرنگ کا سن کر صدمے سے فوت ہو گئے۔

گھسیٹ پورہ میں بسنے والے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ پولیس نے مسلمانوں کو ایف آئی آر درج کروانے کا موقع دیے بغیر سرکار کی مدعیت میں دونوں اطراف کے 80 افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے قادیانیوں کو سہولت فراہم کی۔ حالاں کہ وہاں بسنے والے عام مسلمان شہریوں کی جانب سے پولیس کو 17 زخمی مسلمانوں پر حملے کے خلاف مقدمے کی کئی درخواستیں بھی دی گئیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق قادیانیوں کی عبادت گاہ میں خفیہ کیمرے حادثے کے وقت کام کر رہے تھے، لیکن اب ان کیمروں تک رسائی نہیں دی جا رہی۔ جب کہ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ قادیانیوں نے خود قادیانی عبادت گاہ آگ لگائی تا کہ قادیانیوں کو مظلوم ثابت کیا جا سکے۔ حیرت انگیز طور پر میڈیا کو بھی مسلمان زخمیوں تک رسائی نہیں دے جا رہی تا کہ ان کا موقف سامنے لایا جاتا۔ دوسری جانب واقعے کی تحقیقات کے لیے اے آئی جی ابوبکر خدا بخش کو مقرر کیا گیا ہے۔ اے آئی جی ابوبکر خدا بخش کی تقرری پر گھسیٹ پورہ میں بسنے والے مسلمان سخت پریشان ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ابوبکر خدا بخش کو پہلے قصور میں زینب زیادتی قتل کیس میں تحقیقات کے لیے مقرر کیا گیا تھا، جس پر

زینب کے والد نے ابوبکر خدا بخش کو قادیانی قرار دے کر تحقیقاتی کمیٹی کو نامنظور کر دیا تھا۔ گھسیٹ پورہ کے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ ایسے مشتبہ شخص کو تحقیقات کے لیے مقرر کرنے سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس لیے گھسیٹ پورہ کے مسلمان حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعے کی مکمل تحقیقات کے لیے ایک غیر جانبدار شخص کو مقرر کیا جائے۔

گھسیٹ پورہ نامی گاؤں میں 20 سے 25 فیصد قادیانی آباد ہیں۔ یہاں بسنے والے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اس گاؤں میں قادیانی نہ صرف غریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دہی سے قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں، بلکہ مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لیے سرعام شعائر اسلامی بھی استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں، قادیانی خود کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں، نہ شعائر اسلامی استعمال کر سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی جانب سے آئین پاکستان کی خلاف ورزی قانون نافذ کرنے والے اداروں کی غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس سے پاکستان مخالف شرپسند عناصر کو پاکستان میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان تنازعات بڑھا کر پاکستان کو بدنام کرنے، ملک میں فساد اور انتشار کو ہوا دینے کا موقع ملتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں آئین کے مطابق تمام حقوق قادیانیوں کو دیے جا رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود قادیانیوں کی جانب سے نہ صرف پاکستان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو حقوق نہیں دیے جاتے، بلکہ قادیانی آئین پاکستان کی خلاف ورزی کر کے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انتخابات 2018 میں قادیانیوں نے پاکستان میں الیکشن کا صرف اس لیے بائیکاٹ کیا کہ قادیانیوں کے لیے علیحدہ ووٹر لسٹیں کیوں بنائی گئی ہیں۔ جب کہ رواں ماہ اگست ہی میں قادیانیوں کا لندن میں ایک اجتماع ہوا جس میں قادیانیوں نے برطانوی رکن پارلیمنٹ کو مدعو کیا تو اس نے پاکستان میں قادیانیوں کی حق تلفی کی بات کی اور عمران خان کو چیلنج دیا کہ وہ قادیانیوں کو مکمل حقوق دیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی پاکستانی شہری ہیں۔ آئین پاکستان کے تحت وہ تمام حقوق استعمال کر سکتے ہیں جو اقلیتوں کو پاکستان میں دیے گئے ہیں۔ مگر اصل جھگڑا تب پیدا ہوتا ہے جب قادیانی خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور مسلمان ظاہر کرتے ہیں، بلکہ جو قادیانیوں کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو معاذ اللہ نبی نہ مانے قادیانیوں کے بقول وہ مسلمان کافر ہے۔ یہی بات قادیانیوں کے سربراہ نے 1974 میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں کہی تھی جس پر ایوان ہکا بکا رہ گیا تھا۔ پاکستان میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ریڈ لائن ہے۔ قادیانی اس ریڈ لائن کو کراس کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے معاملہ خراب ہوتا ہے۔ اس لیے عمران خان حکومت کو پاکستان میں قادیانیوں کی آئین مخالف سرگرمیوں پر فی الفور نوٹس لے کر کاروائی کرنی چاہیے، تاکہ ملک میں قادیانیوں کی وجہ سے آئندہ کوئی سانحہ رونما نہ ہو۔